Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
# الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۷۵ | سوموار ۲۴ ذیقعدہ ۱۴۱۰ھ ۱۸ احسان ۱۳۶۹ ہش ۱۸ جون ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۳۷

## کلام الٰہی پر غور کا نتیجہ

"مختلف احمدی جب کلام الٰہی پر غور کرتے ہیں یا دنیا کے پھولوں کے رس چوستے ہیں، ان سے عقل حاصل کرتے ہیں تو ایک شہد بنا رہے ہوتے ہیں جس سے وہ دنیا کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور خود بھی کھاتے ہیں اور پھر اس شہد میں سے جو نہایت اعلیٰ درجے کا نکتہ ان کو سمجھ آتا ہے وہ مجھے لکھ دیتے ہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ ۔ الفضل ۷ فروری ۱۹۹۰ء صفحہ ۵)

# ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے۔ اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔ قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ درج ہے کہ ان دونوں نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کا والد صالح تھا۔ یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کیسے تھے۔ پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کیلئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو۔ اگر وہ دین اور دیانت سے باہر چلے جاویں پھر کیا؟ اس قسم کے امور اکثر لوگوں کو پیش آجاتے ہیں۔ بد دیانتی خواہ تجارت کے ذریعہ ہو یا رشوت کے ذریعہ یا زراعت کے ذریعہ جس میں حقوق شرکاء کو تلف کیا جاتا ہے۔

اس کی وجہ یہی میری سمجھ میں آتی ہے کہ اولاد کے لئے خواہش ہوتی ہے کیونکہ بعض اوقات صاحب جائیداد لوگوں کو یہ کہتے سُنا ہے کہ کوئی اولاد ہو جاوے جو اس جائیداد کی وارث ہو تا کہ غیروں کے ہاتھ میں نہ چلی جاوے مگر وہ نہیں جانتے کہ جب مر گئے تو شرکاء کون اور اولاد کون۔ سب ہی تیرے لئے تو غیر ہیں۔ اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۱۰)

"انسان کا اپنا جسم ہی اس کو حشر نشر پر ایمان لانے کے لئے مجبور کرتا ہے کیونکہ ہر آن اس میں حشر نشر ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ تین سال کے بعد یہ جسم رہتا ہی نہیں اور دوسرا جسم آجاتا ہے۔ یہی قیامت ہے۔ اس کے سوا یہ ضروری امر نہیں کہ کُل مسائل کو عقلی طور پر ہی سمجھ لے۔ بلکہ انسان کا فرض ہے کہ وہ اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے افعال اور صفات کے ساتھ موجود ہے۔ اور اس کی صفات میں سے یہ بھی ہے (وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور ہر کام پر قادر ہے) تو اس بات کے ماننے میں کہ قیامت ہوگی کیا شک ہو سکتا ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ ہم اس کا ثبوت یہاں بھی رکھتے اور دیکھتے ہوں۔ بے شک قیامت حق ہے۔ اور اس کی قدرتوں کا ایک نمونہ (کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے) سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ حشر نشر پر بھی قادر ہے۔ اور حشر نشر قدرت ہی پر موقوف ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۱۷)

# خدا تعالیٰ کی مرضی پر اپنی مرضی قربان کریں

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند فرمائے

"اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کے حصول کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی مرضی پر اپنی مرضی کو قربان کرنے والا ہو۔ "خدا تعالیٰ کی مرضی پر اپنی مرضی کو قربان کرنا" ہے تو ایک چھوٹا سا فقرہ لیکن اس میں وسعتیں بھی بہت ہیں اور اس کا کرنا بھی مشکل ہے۔ کیونکہ جب تک انسان ہر وقت چوکس اور چوکنا نہ رہے وہ ہوائے نفس کی ذلتوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ لیکن ضروری ہے کہ ہم مقام خوف پر مضبوطی سے قائم رہ کر اپنے نفس کی گری ہوئی اور بد خواہشات سے ہمیشہ بچتی رہیں۔ ہمارا

باقی صفحہ ۸ پر

---

○ مکرم چوہدری ہادی حیات خاں صاحب ولد میجر (ریٹائرڈ) اسلم حیات خاں تھہیم آف حافظ آباد مورخہ ۹ جون ۱۹۹۰ء کو راولپنڈی میں دل کا اچانک دورہ پڑنے سے ۳۹ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ مکرم چوہدری محمد حیات خاں صاحب یکے از ۳۱۳ رفقاء بانی سلسلہ کے پوتے اور خاکسار کے چچا مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بیرسٹر جو تادم واپسیں بطور وکیل القانون سلسلہ کی خدمت کی توفیق پاتے رہے، کے داماد تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۱۰ جون کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم چوہدری یٰسین صاحب سابق مربی امریکہ نے دعا کروائی۔ پسماندگان میں ان کی اہلیہ، دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جن کی عمر ۲ سے ۹ سال ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے حضور حاضر ہونے والے سے رحم کا سلوک فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(چوہدری مبارک مصلح الدین احمد
وکیل المال ثانی ربوہ)

○ حلقہ لاہور چھاؤنی شمالی کے ایک محترم بزرگ چوہدری محمد حسین صاحب (ریٹائرڈ صوبیدار) بقضائے الٰہی ۲۲ مئی بروز منگل رات سوا دس بجے مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۹۰ برس تھی۔ آپ ڈاکٹر محمود حسین انجینئرنگ یونیورسٹی اور سرجن ڈاکٹر منصور احمد کے والد تھے۔

موصوف موصی تھے۔ ۱۹۳۱ء میں وصیت کے نظام میں داخل ہوئے تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور اگلے روز یعنی ۲۳ مئی ۱۹۹۰ء بروز بدھ بعد از نماز عصر بیت المہدی گول بازار ربوہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ وفات پانے والوں کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸ احسان ۱۳۶۹ ہش ۱۸ ، جون ۱۹۹۰ء

# کمانا اور خرچ کرنا

دنیا میں ہر شخص چاہتا ہے کہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس سے زیادہ اسے حاصل ہو جائے (جیسے ہر بات میں مستثنیات ہوتی ہیں اس میں بھی مستثنیات تو ہیں لیکن بہت کم) اور آجکل تو اس خواہش کو پورا کرنے کیلئے کہا جاتا ہے کہ لوگ راتوں رات امیر بن جانا چاہتے ہیں۔ بے اطمینانی کی ایک لہر ہے جو نہائت زوردار طریق پر لوگوں کو مہمیز لگا کر آگے سے آگے لے جارہی ہے۔ لوگ صرف ان لوگوں کی طرف دیکھتے ہیں جن کے پاس بہت کچھ ہے (اگرچہ ہیں وہ بھی غیر مطمئن) اور ان کی طرف انکی نگاہ نہیں جاتی جن کے پاس بہت کم ہے۔

دولت حاصل کرنا گناہ نہیں ہے۔ یہ انسان کا جائز حق ہے۔ وہ کمائے اور جتنا زیادہ سے زیادہ کما سکتا ہے۔ لیکن ایک شرط تو یہ ہے کہ کمائے۔ اور جائز طریق پر کمائے۔ یعنی کما کے جتنی دولت ممکن ہو اکٹھی کرے اور یہ کمانا غلط طریق پر نہ مبنی ہو۔ اور بات ذرا آگے بڑھے تو یہ دیکھنا لازمی ہے کہ کمائی ہوئی دولت خرچ کس طرح کی جاتی ہے۔ اگر دولت صرف اس لئے اکٹھی کی جائے کہ اسے چھپا کر رکھا جائے۔ خرچ نہ کیا جائے۔ نہ خود فائدہ اٹھایا جائے نہ دوسروں کو اس سے کوئی نفع پہنچنے دیا جائے تو یہ بات تو کسی طرح بھی جائز نہیں۔ یہ تو معاشرہ سے دشمنی ہے۔ معاشرہ کو محرومیت کا احساس دلانے والی بات ہے۔ لیکن اگر انسان دولت کمائے اور اسے خرچ کرے اور صحیح طور پر خرچ کرے تو وہ خود بھی محظوظ ہوگا اور دوسروں کے بھی حظ کا باعث بنے گا۔ پس بات یہ ہوئی کہ دولت کمانا گناہ نہیں ہے۔ البتہ صحیح راستوں سے دولت آنی چاہیئے اور کمانے کے ساتھ اس کا خرچ کرنا اور صحیح خطوط پر خرچ کرنا نہائت ضروری ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالٰے ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔

"خوب یاد رکھو کہ امیری کیا ہے؟ امیری ایک زہر کھانا ہے۔ اس کے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علی خلق اللہ کے طریق کو استعمال کرے اور تکبر نہ کرے لیکن اگر وہ اس کی شیخی اور گھمنڈ میں آتا ہے تو نتیجہ ہلاکت ہے۔"

کام کے ساتھ ساتھ اس کے نتیجہ کا خیال رکھنا لازمی ہے۔ کمانے کے ساتھ ساتھ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ خرچ بھی صحیح طریق پر کیا جائے۔ کمائیں اور خرچ کریں۔ اپنے اوپر اور دوسروں کے اوپر۔

لفظ کے ہیر پھیر میں رہ کر
کون سا تیر تم نے مارا ہے
اپنی بگڑی کی بات رہنے دو
اور کس کس کو، کب، سنوارا ہے

ابوالاقبال

---

غلط ہے آسماں سوکھا پڑا ہے
زمیں کی کوکھ بنجر ہوگئی ہے

وہ تنہا شخص طوفاں بن کے پھیلا
وہ اک ندّی سمندر ہوگئی ہے

نظر آنے لگے آنکھوں کے تنکے
مری بینائی بہتر ہوگئی ہے

سکوں میں چین اب ملتا نہیں ہے
طبیعت غم کی خوگر ہوگئی ہے

نہیں ہے ان تلوں میں تیل باقی
مجھے پہچان چھو کر ہوگئی ہے

ہر اک مانوسِ غم دردِ آشنا کو
مری رُوداد ازبر ہوگئی ہے

لگا مجروح دل پر وار کاری
ذرا سی بات خنجر ہوگئی ہے

ہوئے جب گھر سے بے گھر میرے اپنے
زمیں ساری مرا گھر ہوگئی ہے

خبر سب کو مرے حالِ تبہ کی
نہیں معلوم کیوں کر ہوگئی ہے

تصوّر ایک گل چہرے کا باندھا
فضا ساری معطّر ہوگئی ہے

بنے شہپر مرے مجبور بازو
مجھے دیوار بھی در ہوگئی ہے

امۃ الباری ناصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر اے۔ آر۔ جی

# بچوں کا سب سے پہلا مدرسہ!! "اپنا گھر"

کہتے ہیں کہ بچوں کا ذہنی ارتقاء کا ۵۰٪ ۵ سال کی عمر تک ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے والدین کی ذمہ داری بہت اہم اور بنیادی ہو جاتی ہے اور وہ سب سے پہلے اور بہتر معلم ہوتے ہیں اپنے بچوں کے لئے۔ وہ بچوں کے کیریکٹر اور شخصیت کی تعمیر کے پہلے معمار ہوتے ہیں۔ اور اگر بنیاد ہی ٹھیک نہ رکھی جائے تو منزل تعمیر ہونے کے بعد اصلاح ناممکن نظر آتی ہے۔ اسی کی طرف توجہ دلانے کے لئے کسی نے کہا ہے ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

لہٰذا اس عمر میں والدین کا اول (رویہ) بچوں کے ساتھ بہت ہی اہمیت اور مختلف الجہت سے بہت ذمہ داری کا حامل ہوتا ہے۔ اسی عرصہ میں بچے کی تعلیم و تربیت کا ڈھانچہ استوار کیا جاتا ہے۔ سکول جاکر افادیت حاصل کرنے کی استعداد اسی عمر سے شروع ہوتی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ اتنی اہمیت کو کس طرح نبھایا جائے؟ کیا طریقے اختیار کئے جائیں کہ ایک احمدی بچہ اچھا شہری، اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ترقی کرتے کرتے باخدا انسان بن کر اپنے والدین کے لئے ہمیشہ قرۃ العین بنا رہے۔

خاکسار کی توجہ اس طرف الفضل میں ایک لائمنی اعلان پڑھ کر مبذول ہوئی۔ اعلان یہ تھا۔

"آپ کے بچے جب سکول سے
آئیں ان کا عزت اور احترام
سے استقبال کریں"

بات اصل میں یہ ہے کہ سکول جانے سے پہلے کی عمر ان چیزوں کی تیاری کی عمر ہے جو بچے کو بعد میں پیش آنے ہیں۔ لہٰذا پہلے چار پانچ سال کی عمر تک کے بچوں کی بات کرتے ہیں بعد میں دوسری عمر کے بچوں کے بارے میں بات چیت ہوگی۔

ہم جانتے ہیں اس عمر میں بچہ زیادہ تر مشاہدہ سے سیکھتا ہے۔ اس لئے جب ہم نماز پڑھتے ہیں، چھوٹے بچے بھی انتہائی معصومانہ انداز میں وہی کچھ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو والدین نماز کے قیام کے دوران کر رہے ہوتے ہیں لہٰذا سب سے پہلے تو ہمیں اس بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ بچے والدین کی حرکات کے خاموش TAPE RECORDER ہیں۔ خاموش تماشائی ہیں۔ لہٰذا ہمیں اعلیٰ نمونہ قائم رکھنا ہے۔

ہمیں بچوں کی طرف پوری پوری توجہ دینی چاہیئے۔ اگر بچے والدین سے اس عمر میں توتلی زبان جو کہ نامکمل بھی ہوتی ہے کچھ کہیں تو اس طرف پوری طرح توجہ دیں اور اس کے ساتھ بچے بن کر ساتھ دیں۔ اس کو غور سے سنیں۔ آپ (خاص طور پر ماں) کی عدیم الفرصتی یا بے توجہی اس کی محرومی کا باعث نہ بنے۔ ورنہ یہ محرومی آئندہ زندگی میں بچے کی شخصیت پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔

بچوں سے براہ راست (خود) کچھ وقت کے لئے باتیں کرنی چاہئیں۔ ان کو اچھی اور مختصر کہانی جن میں اچھے امور کی نشاندھی ہوتی ہو پیاری و دلکش اور آسان زبان میں بتانی چاہئیں۔ اس غرض کے لئے دونوں والدین کو پورا پورا حصہ لینا چاہیئے۔

جب کبھی کسی دوسری جگہ سیر کے لئے جائیں بچوں کے سوالات کے جوابات پوری دلجمعی کے ساتھ دیں اور جاننے کی کوشش کریں کہ بچے کس قسم کے سوالات کر رہے ہیں اس سے اس کی ہونے والی شخصیت کی ترجمانی ہوتی ہے۔ اگر بچہ سوال نہ کرے یا نہ کر سکے تو پھر آپ خود آسان زبان میں ان چیزوں کے بارے میں بتائیں جو اس وقت زیر غور آتی ہیں۔

اپنے بچوں کا مطالعہ بنظر غور کرتے رہیئے۔ ان میں اس عمر میں کتابوں کی طرف رغبت دلانے کے لئے ان کو تصویری زبان کی بہترین کتابیں مہیا فرمادیں۔ اور آج کل تو ایسی بہت بہتر کتابیں مہیا ہیں۔ تصویری کتابوں کو سامنے رکھ کر تصویروں کے بارے میں اپنے بچوں سے پوچھئے اور خود بتاتے رہیئے۔ اس طرح بچہ کتاب سے محبت کرنا سیکھ جاتا ہے۔ اور ان کو قیمتی ذاتی سرمایہ سمجھ کر سنبھالتا ہے۔

۴/۵ سال کی عمر میں بچہ کچھ پڑھنا سیکھ جاتا ہے۔ اس کو آسان کتب سے ریڈنگ شروع کروائیے۔ سب سے بڑھ کر کبھی کبھی اسے لائبریری ضرور لے کر جاتے رہیے اور بچوں کے سیکشن سے متعارف کروائیں۔ اس سے بڑے ہو کر بچے اپنا قیمتی وقت لائبریریوں میں مطالعہ میں گذاریں گے اور LIBRARY جانا ان کا معمول بن جائے گا۔

ایک اور ضروری امر جسکی طرف توجہ دینی ضروری ہے کہ اپنے بچوں کے کھیلوں میں بھی ان کے ساتھ شریک ہوں۔ اور ان کو یہ احساس دلادیں کہ وہ یقیناً رب کریم کی ایک انمول بہت بڑی نعمت ہیں وہ بہت اہمیت کے حامل ہیں۔

ان سے پوچھ کر کبھی کبھی میٹھی چیزیں یا جو وہ پسند کریں تیار کروائیں اور ان کو کھلائیں۔

حضرت امام جماعت (الثالث) اس طرف بہت توجہ دیتے تھے۔ وہ ہر بچہ کو ہر روز (کم از کم ½ کلو دودھ اس کی عمر اور صحت کے مطابق) دینے کی ہدایت دیتے تھے۔ بعض بچے طبعاً دودھ پسند نہیں کرتے والدین کو فکر کرنی چاہیئے وہ ایسی اشیاء ان کو کھلائیں جو دودھ سے تیار ہوتی ہوں اسی طریق سے دوسری اشیاء کا خیال رکھیں۔

بچوں کو ان کی عمر کے مطابق T.V. پروگرام خود انتخاب کر کے ضرور دکھائیں۔ T.V. پروگرام بچوں کے بارے میں انتہائی ضروری اور مفید ہے۔

اس عمر کے بچے/بچوں کو حتی الوسع اکیلا نہ چھوڑیں۔ ڈراؤنے محل کی کہانی نہ سنائیے اور نہ ہی کسی جھوٹے جن وغیرہ سے ڈرائیے۔ ہمیشہ ان کا حوصلہ بڑھائیے۔ لوری یا اچھی کہانی سنا کر دعا دے کر سلائیے۔ انتہائی پیار، محبت بھری زبان میں گھولتے ہوئے الفاظ کے ساتھ جگائیے۔ کیونکہ یہ عمر کا حصہ آپ کی توجہ، محبت، محنت اور دعاؤں کا سب سے زیادہ محتاج ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

---

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مکتوبات

# محفوظ تحریریں

عزیزم مکرم مقصود احمد صاحب طاہر

آپ کا خط موصول ہوا۔ اللہ آپ کے علم و عمل میں برکت دے۔ اخلاص و ایمان کو بڑھائے اور حسن فطرت کو چار چاند لگائے۔ اللہ آپ کو ہر قسم کے غم و حزن سے محفوظ رکھے۔ پریشانیاں دور کرے اور تمام نیک تمنائیں پوری فرمائے۔ اللہ آپ کو رفعت پانے والے اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق دے اور اپنے خاص فضلوں کا وارث بنا کر اپنی رضا و محبت سے سرفراز فرمائے۔ آپ کی خواب بڑی مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے جماعت کے حق میں حسین تعبیر کی حامل بنائے۔ اللہ آپ کے بچے کو کامل شفاء عطا فرمائے اور اس کی طرف سے آپ کو خوشیاں دکھائے۔ خدا حافظ و ناصر ہو۔

مرزا طاہر احمد

---

عزیزم مکرم مقصود احمد طاہر صاحب

آپ کا خط ملا۔ "نصیب فارس" کے نام پر کتاب شائع کرنے کا خیال اچھا ہے مگر اشاعت سے پہلے مکرم ناظر صاحب اشاعت سے کتاب کی منظوری لے لیں۔ ٹائیٹل پر تصویر ٹھیک نہیں ہے۔ ویسے بھی میں پسند نہیں کرتا۔ بیچ میں کہیں آ سکتی ہے تو ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص اور علم میں برکت ڈالے اور اپنے فضلوں سے نوازے

مرزا طاہر احمد

---

پیارے عزیزم مقصود احمد طاہر صاحب

آپ کا تفصیلی خط مشتمل بر نکات موصول ہوا۔

آپ کا دماغ ...... خوب کام کرتا ہے اچھے اچھے نکات نکالے ہیں لیکن ذوقی نکتے کسی غیر کے لئے حجت نہیں ہوا کرتے۔ ہاں اگر خدا انہیں من و عن پورا فرمادے تو پھر وہ نشان بن جاتے ہیں۔ بہر حال خدا نے آپ کو دینی باتوں پر غور و فکر کا خوب ملکہ دیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے لازوال بے حساب فضلوں سے نوازے۔

مرزا طاہر احمد

---

وہ جو اپنے دلوں کو درست کر لیں گے ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## شذرات

نون ۔ سبین

# ماحولیات کی بہتری

پانچ تاریخ کو ساری دنیا میں ماحولیات کا دن منایا گیا۔ گذشتہ ۲۲ اپریل کو ماحولیات کا دہاکہ مقرر کیا گیا تھا۔ یہ دن اس فیصلے کے تسلسل میں منایا گیا ہے۔ ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ ایف نے ایک پریس ریلیز میں ماحولیات کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مختلف ادوار کا ذکر کیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ ماحولیات کا موضوع اب اتنی اہمیت اختیار کر گیا ہے کہ ساری دنیا کے لوگ اس مسئلے کو سمجھنے لگے ہیں۔ اور اس کے متعلق سوچ کر ضروری اقدام بھی کرنے لگے ہیں۔ پاکستان کے ذکر میں کہا گیا ہے کہ یہاں پر جنگلات بہت کم ہیں۔ ساری زمین کا صرف ۲ء۵ فی صد جنگلات کا حصہ ہے جبکہ ملیشیا میں ان کی ساری زمین کا ۶۵ء۶۴ فیصد۔ ہندوستان میں ۲۳ء۷ فی صد اور چین میں ۱۷ء۱ فیصد ہے۔ معاشی ضروریات کیلئے جنگلات نہایت اہم ہیں۔ اسی سے آب و ہوا میں اور ماحولیات کے دیگر عوامل میں توازن پیدا ہوتا ہے۔ پانی کو روک کے رکھنے میں۔ زمین کو خراب ہونے سے بچانے میں اور اسی طرح زائد از ضرورت پانی کی وجہ سے زمین میں تیزابیت پیدا ہونے سے روکنے کیلئے جنگلات نہایت ضروری ہیں۔ اور ان باتوں کے علاوہ وہ سماجی حفاظت اس رنگ میں کرتے ہیں۔ کہ لاکھوں آدمیوں کی روزگار کا انحصار ان پر ہوتا ہے۔ پانی کے ذخیروں اور نہری سسٹم کو بھی یہ کنٹرول کرتے ہیں۔ یہاں سے طبی جڑی بوٹیاں بھی ملتی ہیں اور جتنا انسانی بودوباش میں لکڑی کا کام ہوتا ہے وہ بھی یہیں سے فراہم کیا جاتا ہے اس کے علاوہ جنگلی جانوروں کے لئے بھی جنگلات کی بھی ضرورت ہے ان تمام باتوں پر غور کیا جائے تو آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ جنگلات ہمارے لئے کتنے مفید ہیں۔ اس بات کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ پاکستان میں جنگلات زیادہ ہونے چاہئیں۔ پاکستان میں جنگلات میں جڑی بوٹیوں کی تعداد ۸۷ ہے ان میں سے بعض ایسی جڑی بوٹیاں ہیں جو دنیا کے کسی اور حصے پر نہیں ملتیں۔ ان میں سے اب کئی جڑی بوٹیاں ختم ہو چکی ہیں اور ۵۰۰ ایسی ہیں جو تقریباً ختم ہونے کے کنارے پر کھڑی ہیں۔ یہ سب باتیں ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ ایف کے پریس ریلیز میں بتائی گئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں کسی خاص پالیسی پر عمل کر کے ان چیزوں کی حفاظت کے اقدامات نہیں کئے جا رہے۔ یہ جڑی بوٹیاں سارے پاکستان میں پھیلی ہوئی ہیں اور ان سے سب لوگوں کو یکساں فائدہ پہنچ سکتا ہے

بہت سی چیزیں جو ماحولیات کو خراب کرتی ہیں ان میں صنعتی تنصیبات کے دھوئیں اور گندے پانی کا اخراج بھی شامل ہے فیکٹریوں اور ملوں سے بعض ایسی گیسیں خارج ہوتی ہیں جو انسانی زندگی کیلئے مضر ہیں ان سے فضا خراب ہوتی ہے۔ اور لوگوں کے ادھر ادھر چلنے پھرنے کے دوران ان پر بری طرح اثر کرتی ہے۔ اس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ پاکستانی حکومت کو ان باتوں کی طرف فوری توجہ دینی چاہیے اور ایسی پالیسیاں بنانی چاہئیں جو قدرتی ویلتھ (WEALTH) کو قائم رکھ سکیں۔ اس موقعے پر ڈاکٹر اظہر منصور بھٹی جو ڈاکٹرز الائنس آف پاکستان کے صدر ہیں نے کہا ہے کہ ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے دیہات میں بہت سی بیماریوں نے نہایت خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ آلودگی انسانی صحت پر بری طرح اثر انداز ہو رہی ہے۔ خاص طور پر معدے اور جلد کی بیماریوں کے سلسلے میں۔ اسی طرح آنکھوں اور پھیپھڑوں کی بیماریوں کے سلسلے میں بھی۔ انہوں نے کہا کہ جو صنعتیں شہروں کے قریب ہیں وہ دھوئیں سے لوگوں کی صحت کو خراب کر رہی ہیں ان کے دماغوں، دلوں اور پھیپھڑوں پر برا اثر ڈال رہی ہیں۔ یہی آلودگی بلڈ کینسر کا بھی باعث ہے۔ انہوں نے نوجوان ڈاکٹروں کی توجہ اس بات کی طرف دلائی کہ وہ عوام الناس میں آگاہی پیدا کریں کہ کون کونسی چیزیں ان کے لئے کس کس رنگ میں نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

---

## بچوں کا مستقبل ۔ پیریز ڈی کوئیار

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل جیویئر پیریز ڈے کوئیار نے گذشتہ روز عالمی برادری سے کہا کہ وہ دنیا بھر کے بچوں کا مستقبل عالمی ماحولیات کو درست کر کے محفوظ کریں۔ انہوں نے کہا میں لوگوں کو اور حکومتوں کو اس بات کی تلقین کرتا ہوں کہ وہ عالمی ماحولیات کی خرابی سے جو بنی نوع انسان کو خطرات درپیش ہیں۔ ان کے خلاف مہم کی صورت میں کام کریں اور اس زمین کو مستقبل کی نسلوں کے لئے محفوظ بنائیں۔

سیکرٹری جنرل نے یہ بات اپنے اس پیغام میں کہی جو انہوں نے عالمی ماحولیات کے دن کے موقعہ پر ساری دنیا کے لوگوں کو بھیجا تھا انہوں نے متنبہ کیا کہ ہمارے بچوں کا مستقبل خطرے میں ہے انہوں نے مزید کہا کہ قدرتی وسائل کا ضیاع اور آلودگی جو پانی اور ہوا کے ذریعے انسان کو متاثر کرتی ہے وہ بچوں کی زندگی کو خطرے میں ڈالتی ہے۔ سب لوگوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان باتوں کا ازالہ کیا جا سکے کیونکہ جیسا کہ ہم جانتے ہیں ان باتوں کا سب سے زیادہ اثر سب سے ضروری حصہ یعنی بچوں پر ہوتا ہے اپنے پیغام کے آخر میں کہا کہ نہ صرف اس آلودگی سے بچوں کی صحت خراب ہو رہی ہے بلکہ بچوں کی اموات واقع ہو رہی ہیں۔ آلودگی کی وجہ سے اور بہتر خوراک نہ ملنے کی وجہ سے اور ان کے نتیجے میں جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے باعث ایک کروڑ چالیس لاکھ بچے ہر سال ترقی پذیر ممالک میں جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک نسل کی زندگی کے دوران تو یہ مشکل ہے کہ جو کچھ اب ہو چکا ہے اس کا مکمل طور پر ازالہ کیا جا سکے۔ لیکن بہرحال کام شروع کرنے سے ہی آگے بڑھتا ہے انہوں نے اسی سلسلے میں عالمی برادری کو متنبہ کرتے ہوئے اوزون کی تہہ کا بھی ذکر کیا اور تیزابی بارشوں اور ٹراپیکل علاقوں میں جنگلات کے ختم ہونے کا۔ اپنے پیغام میں سیکرٹری جنرل نے کہا کہ جن باتوں کی طرف مزید توجہ کی ضرورت ہے ان میں آب و ہوا کی تبدیلی کا معاملہ بھی شامل ہے خاص طور پر بڑھتی ہوئی حدت جس سے زمین کی تہہ متاثر ہو رہی ہے اور بیماریاں بڑھ رہی ہیں۔

یونیسیف کی رپورٹ میں متنبہ کیا گیا ہے کہ انسانیت اپنے امتحان میں ناکام ہو رہی ہے جس تہذیب و تمدن کی طرف یہ بڑھ رہی ہے وہ اس کے بچوں کی پوری طرح حفاظت نہیں کرتی۔ اگرچہ اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس بات کا بہت امکان ہے کہ اگر انسان پوری طرح سوچ سمجھ کر اس سلسلے میں کوئی قدم اٹھائے تو کامیابی اس کے پاؤں چومے گی اور بچوں کی صحت بھی بہتر ہو جائے گی اور ان کے زندہ رہنے کے امکانات بھی بڑھ جائیں گے۔

دنیا بھر سے ملنے والی رپورٹوں کا تجزیہ کرنے کے بعد یہ مثبت اقدام سامنے آیا ہے کہ اب اکثر لوگ حکومت کے بنائے ہوئے قانون جن کا تعلق ماحولیات سے ہے۔ پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہی وہ بات ہے جس سے حکومت کے پروگرام کامیاب ہو سکتے ہیں اور ہمیں ماحولیاتی مشکلات سے رہائی مل سکتی ہے

تقریباً ۶۰ ملک ایسے ہیں جنہوں نے ماحولیات کے متعلق تعلیم دینے کا انتظام کیا ہے جس کے نتیجے میں لوگوں کے سامنے ماحولیات کی خرابیاں اور ان کو بہتر بنانے کے انتظامات آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم واقعی ماحولیات کی خرابیوں کا ازالہ کر سکیں اور صحت کے سلسلے میں کئے گئے اقدامات پر پوری طرح عمل کریں تو ایک کروڑ چالیس لاکھ افراد میں سے کم از کم ایک کروڑ بچوں کو بچایا جا سکتا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ اگر ہم ایسا کر سکیں (اور یہ بات ہمارے ہدف کے بہت قریب ہے) تو ہمارے لئے باعثِ فخر ثابت ہو سکتی ہے۔ اس میں سیاست دانوں کو بھی حصہ لینا چاہیئے۔ جیسا کہ صحت کے ذمہ دار افسران اپنا اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ناروے سویڈن۔ فن لینڈ اور ڈنمارک نے اس سلسلے میں دوسروں پر اس طرح برتری حاصل کر لی ہے کہ پروگرام بنا کر ان پر عمل شروع کر دیا ہے۔ حال ہی میں اقوام متحدہ کے صحافیوں کے ایک گروہ کو کینیا لے جایا گیا تھا جہاں پر انہیں ان سکیموں سے متعارف کروایا گیا۔ جہاں زمین کے خراب ہونے سے بچانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں اور جہاں جدید جنگلات اُگائے جا رہے ہیں اور کوشش کی جا رہی ہے کہ زمین کو صحرا نہ بننے دیا جائے۔

---

## ایرانیو! متحد ہو جاؤ ۔ علی خامنائی

ایران کے مذہبی راہنما آیت اللہ علی خامنائی نے آیت اللہ روح اللہ خمینی کی پہلی برسی پر ایرانیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کا دن ہم سب کے لئے بہت تکلیف دہ دن ہے۔ میں آپ سب سے یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ سب میں ایسی ہم آہنگی ہونی چاہیئے کہ ساری دنیا کو یہ معلوم ہو جائے کہ سب ایرانی متحد ہیں۔ آج کا دن، انہوں نے کہا، وہ دن ہے جسے تمام آنے والے بڑے

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

فخر الحق شمس

# حضرت مرزا غلام نبی صاحب مسگر امرتسری

## "ان کیلئے دن کو بھی دعا نکلتی ہے اور رات کو بھی دعا نکلتی ہے"

(حضرت فضل عمر)

یہ ۱۹۳۹ء کی بات ہے جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے آدھی صدی بیت چکی تھی، جو آواز قادیان کی چھوٹی سی بستی سے اٹھی تھی اب چہار سو اس کا چرچا تھا۔ جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کے پاس کثرت سے مبارکباد کے خطوط آ رہے تھے۔ اس وقت امرتسر کی جماعت کے ایک مخلص خادم کے دل میں ایک خواہش پیدا ہوئی کہ ایسے مبارک موقع پر حضور کو کوئی انوکھا سا تحفہ دینا چاہیئے۔ اس مخلص خادم کا امرتسر میں پینل، تلنبے کے برتن اور دوسری چیزیں بنانے کا کارخانہ تھا۔ وہ اپنے ہاتھ سے کوئی چیز بنا کے پیش کرنا چاہتا تھا۔ گویا اس تحفہ میں اپنے خون، پسینے کی محنت بھی شامل کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے اور اس کے بیٹے نے ایک قیمتی فانوس تیار کرنے کا فیصلہ کیا، ایسا فانوس جو واقعی کسی کا دل موہ لینے کی صلاحیت رکھتا ہو چنانچہ دونوں باپ بیٹے نے بہت محنت سے ایک فانوس تیار کیا۔ اس پر کرومیم کیا اور جا بجا چھوٹے بڑے بلب فٹ کئے۔ فانوس تیار ہونے پر وہ اپنے بچوں کے ساتھ حضرت فضل عمر کی خدمت میں حاضر ہوا اور جماعت احمدیہ کی گولڈن جوبلی کے موقع پر جماعت سے محبت اور خوشی کے اظہار کے لئے حضور کی خدمت میں اسے پیش کر دیا اور کہا "حضور! یہ تحفہ خود تیار کیا گیا ہے قبول فرمائیے۔" حضور نے فرمایا "اس کو اندر احتیاط سے پہنچا دیں۔"

اس واقعہ کو کافی دن گزر گئے۔ ایک دن اس مخلص خادم سلسلہ نے حضور کی خادمہ سے دریافت کیا کہ وہ فانوس کہاں لگایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گھر میں تو کہیں دکھائی نہیں دیا، پتہ نہیں کہاں لگایا گیا ہے۔ اس نے سوچا حقیر سا تحفہ تھا پسند بھی آیا یا نہیں۔ لیکن ایک دن میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سے ملاقات ہوئی۔ میاں عطاء اللہ صاحب نے کہا "حضور نے آپ کے متعلق وہ بات کہی ہے، میں نے سوچا کاش وہ قیمتی الفاظ میرے بارے میں کہے ہوتے۔" پھر میاں صاحب نے حضور سے اپنی ملاقات کا یوں حال بیان کیا:

"ان دنوں حضور ڈلہوزی میں قیام پذیر تھے۔ کسی کام کے سلسلے میں حضور نے مجھے ڈلہوزی بلایا۔ ایک دن حضور اور میں کمرے میں ٹہل رہے تھے اور کسی اہم معاملے کے بارے میں گفتگو بھی کر رہے تھے کہ ٹہلتے ٹہلتے اچانک حضور کی نظر مبارک چھت پر گئی وہاں ایک خوبصورت فانوس لٹکا ہوا تھا اس پر 'منجانب مرزا غلام نبی احمدی امرتسری' کے الفاظ کندہ تھے۔ حضور نے اس فانوس پر کندہ نام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔

"ان کے لئے دن کو بھی دعا
نکلتی ہے اور رات کو بھی دعا
نکلتی ہے۔"

جی ہاں! یہی وہ امرتسر کے مخلص خادم اور خاکسار راقم الحروف کے نانا جان حضرت مرزا غلام نبی مسگر امرتسری ہیں جن کے بارے میں حضرت فضل عمر نے یہ تاریخی اور بابرکت الفاظ بیان فرمائے۔

احمدیت قبول کرنے سے پہلے آپ مستری قطب دین صاحب کی دکان پر کام کرتے تھے۔ ان کی دکان پر اکثر جماعت احمدیہ کے بارے میں بات چیت ہوتی رہتی جسے آپ بڑے غور سے سنتے۔ مستری قطب دین صاحب اور آپ کا گھر ایک ہی گلی میں ہونے کی وجہ سے آپ اکثر اپنے استاد کے گھر جاتے رہتے۔

ایک دفعہ مستری قطب دین صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اپنے گھر میں دعوت کی۔ آپ بڑے فخر سے فرمایا کرتے تھے کہ میں بھی اس بابرکت دعوت میں شریک تھا اور میں نے کھانے پینے کی چیزیں اور برتن اس کمرہ میں رکھے جہاں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تشریف فرما تھے۔

ایکدن دکان پر مستری قطب دین صاحب نے آپ سے پوچھا کہ مرزا غلام نبی! تم ہمیشہ جماعت احمدیہ کے بارے میں سنتے رہتے ہو کبھی کوئی نتیجہ نکالا؟ آپ نے فرمایا کہ جو آپ کا نظریہ ہے وہی درست ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو میری بیعت کا خط لکھ دیں۔ اس طرح آپ کو احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ گھر آ کر اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا کہ میں نے احمدیت قبول کر لی ہے تو انہوں نے بھی فرمایا کہ میری بیعت کا خط بھی لکھ دیں۔

جب آپ نے احمدیت قبول کی تو آپ کو بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسرے لوگوں نے تین ماہ تک بائیکاٹ کیا۔ کھانے پینے کے معاملات میں علیحدگی اختیار کر لی اور ماشکی اور صفائی کرنے والے خادموں کو بھی آپ کے گھر آنے سے روک دیا گیا۔ جب پانی بند کیا گیا تو آپ نے اپنے گھر میں نلکا لگوا لیا۔ خدا کی قدرت کہ اس نلکے کا پانی اس علاقے میں سب سے میٹھا اور ٹھنڈا تھا جو جلد ہی سارے علاقے میں مشہور ہو گیا۔ اور اکثر گھرانے وہاں سے پانی لے جانے لگے۔ یہاں تک کہ جنہوں نے آپ کا بائیکاٹ کیا تھا وہ بھی وہیں سے پانی لے جاتے۔ ان مشکل اوقات میں خدا نے استقامت کی توفیق بخشی اور آپ پہلے سے زیادہ جماعت سے وابستہ ہو کر خدمت کرنے لگے۔

آپ چند وجوہات کی وجہ سے زیادہ تعلیم حاصل نہ کر سکے لیکن قرآن مجید باقاعدگی سے تلاوت فرماتے اور اس کے احکامات پر پورا پورا عمل کرتے اور دوسروں سے کرواتے۔ جماعت سے وابستگی کا یہ عالم تھا کہ گھر میں اخبار الفضل ریویو آف ریلیجنز اور الفاروق جیسے اخبار و رسائل آتے جن کا آپ باقاعدگی سے مطالعہ کرتے اور اپنی اولاد کو بھی کرواتے۔ آپ نے اپنی اولاد کی نہایت احسن رنگ میں تربیت فرمائی۔ جب کبھی کسی سے غلطی ہوتی تو تربیت کے رنگ میں مسکراتے چہرے کے ساتھ اس کی تصحیح فرماتے۔ گھر میں اور گھر سے باہر کبھی بھی اونچی آواز میں گفتگو نہ فرماتے بلکہ دھیمے لہجے کے ساتھ دوسروں کا دل موہ لیتے تھے۔ طبیعت میں نہایت سادگی تھی۔ پنجوقتہ باجماعت نماز کی نہایت سختی سے پابندی کرتے اور کراتے تھے۔ فجر کی نماز سے پہلے بیت الذکر تشریف لے جاتے، صفائی کرتے، صفیں بچھاتے اور نمازیوں کے لئے وضو کا پانی بھی تیار کرتے۔

امرتسر میں جب کبھی کوئی مہمان آتا اس کے طعام و قیام کی ذمہ داری آپ کے سپرد تھی۔ گویا آپ سیکرٹری ضیافت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ قادیان میں جلسہ سالانہ کے لئے امرتسر سے دیگیں بس میں لے جایا کرتے۔ اس وجہ سے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب سے آپ کا خاص تعلق تھا۔ ایک دفعہ قادیان کے جلسہ سالانہ کے لئے آپ بس میں دیگیں لے جا رہے تھے۔ دو تین بستر بھی اکٹھے چھت پر رکھوا دیئے امرتسر سے قادیان جانے والی سڑک خراب تھی اور جگہ جگہ گڑھے پڑ چکے تھے جس کی وجہ سے راستے میں کہیں بستر گر گیا۔ قادیان پہنچ کر دیگیں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کو دیں اور بستر اتروانا چاہا تو وہاں نہیں تھا۔ کئی قیمتی دریوں اور رضائی وغیرہ کا نقصان ہو گیا۔ آپ نے خدا تعالیٰ سے اس کی بازیابی کی دعا کی اور واپسی پر ڈرائیور سے کہا کہ سڑک کے اردگرد دیکھتے جانا شاید نظر آ جائے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور بستر واپسی پر راستے میں پڑا ہوا مل گیا۔ آپ جلسہ سالانہ کے لئے قادیان بمعہ اہل و عیال ۲۵ دسمبر کو جاتے اور ۲۹ دسمبر کو رات کے وقت واپسی ہوتی۔ اتنے عرصہ کارخانہ بند رہتا۔ آپ باقاعدہ ہر سال شرکت فرماتے۔ اس کے علاوہ بھی اکثر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اقتداء میں جمعہ پڑھنے قادیان تشریف لے جاتے۔

شروع میں آپ جلسہ سالانہ قادیان کے لئے دیگیں کرایہ پر لے جاتے تھے دیگوں کے مالک ان پر قلعی اس لئے نہیں کراتے تھے کہ قادیان سے خود ہی قلعی ہو کر آ جائیں گی اس طرح دوہری محنت کے علاوہ ان کے لانے اور لے جانے کے اخراجات بھی بہت اٹھتے تھے۔ آپ نے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب سے ایک تجویز کہی کہ ہر جماعت ایک ایک دیگ عطیہ کے طور پر دے اس طرح جماعت کی اپنی دیگیں ہوں گی اور مختلف جگہوں سے اکٹھا کرنے کی مشکل اور ان کے کرائے کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کو آپ کی یہ تجویز بہت پسند آئی چنانچہ آپ نے فرمایا "کیونکہ یہ تجویز آپ کی ہے اس لئے سب سے پہلی دیگ بھی آپ ہی دیں۔" چنانچہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آپ کو سب سے پہلے عطیہ کے طور پر دیگ دینے کا شرف حاصل ہوا۔ اور آپ نے اس پر یہ الفاظ کندہ کروا لئے "لنگرخانہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے منجانب غلام نبی مسگر احمدی۔"

پھر یہ تجویز حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے الفضل میں شائع کرائی اور تحریک فرمائی کہ ہر جماعت یا صاحب استطاعت احباب ایک ایک دیگ عطیہ کے طور پر لنگرخانہ کو دیں چنانچہ بہت سی جماعتوں اور احباب نے دیگیں دیں۔ یا اس کے متبادل رقوم

باقی مٹ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

## سانحہ ارتحال

○ محترمہ فضل بیگم صاحبہ زوجہ قریشی ضیاء الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ قریباً ایک ماہ کی علالت کے بعد ۶ جون ۱۹۹۰ء کو لیاقت نیشنل ہسپتال کراچی میں وفات پاگئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ چنانچہ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ نمازِ جنازہ مکرم سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔ موصوفہ مکرم خلیل احمد صاحب قریشی (کراچی) کی والدہ اور محترمہ مسز فرخندہ شاہ صاحبہ سابق پرنسپل جامعہ نصرت کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کی عمر قریباً ۹۰ سال تھی۔

○ مکرم محمد حسین صاحب چیمہ ولد مکرم بہادر خان صاحب ساکن کھانکی ضلع گوجرانوالہ وصیت ۲۱۳۶۹ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۹۰ء کو وفات پاگئے ہیں۔ ان کی تدفین مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۹۰ء بوقت بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

○ محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نثار احمد صاحب چوہدری جو کہ لجنہ اماء اللہ بہانیاں کی صدر تھیں مورخہ ۸ جون ۱۹۹۰ء بروز جمعہ بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ ان کی عمر ۶۰ سال تھی۔ نمازِ جنازہ کے بعد موصوفہ کو چک ۱۴۵/۱۰-R میں دفن کیا گیا۔

○ مکرم عبد المجید بھٹی صاحب بغرضِ علاج لنڈن تشریف لے گئے تھے۔ ۳ مئی کو بعمر ۷۵ سال لنڈن میں وفات پاگئے اور وہاں سے ان کی میت کراچی لائی گئی اور کراچی میں ہی تدفین عمل میں آئی۔

○ مکرم سلطان محمد صاحب کارکن بہشتی مقبرہ کے والد مکرم حسن محمد صاحب (دوکاندار) دار الیمن ربوہ مورخہ ۴ جون ۱۹۹۰ء فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ آپ کی عمر تقریباً ۶۴ سال تھی۔ نمازِ جنازہ بیت المہدی میں بعد نماز عصر اسی روز پڑھی گئی۔ موصی ہونے کے باعث تدفین بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر ۱۰ میں ہوئی۔ بعد تدفین مکرم مولوی محمد شریف صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کروائی۔

○ مکرم مولوی سمندر خان صاحب ۲۵ مئی ۱۹۹۰ء کو تلہ بجاڑ تحصیل و ضلع راولپنڈی میں ۷۷ سال کی عمر میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ موصوف نے اپنے بعد دو بیٹے محمد فاضل، محمد اسلم اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ نے سکول ٹیچر ہونے کی حالت میں پہلے جلسہ سالانہ ربوہ پر بیعت کی تھی۔ آپ نمازِ جمعہ و عیدین کے لئے جماعتِ احمدیہ محمودہ تشریف لے جایا کرتے تھے۔

○ مکرم حسن محمد صاحب ولد مکرم بھولا صاحب ساکن دار الیمن وسطی ربوہ وصیت ۱۹۳۲۷ مورخہ ۴ جون ۱۹۹۰ء کو وفات پاگئے۔ مورخہ ۴ جون ۱۹۹۰ء کو بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

○ مکرم عبد الکریم صاحب ولد مکرم پیر محمد صاحب ساکن چک ۹۶ گ ب ضلع فیصل آباد وصیت ۱۱۹۴۰ مورخہ ۴ جون ۱۹۹۰ء کو وفات پاگئے اور مورخہ ۵ جون ۱۹۹۰ء کو بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی۔

○ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ساکن موسے والا ضلع سیالکوٹ وصیت ۲۳۰۷۵ مورخہ ۵ جون ۱۹۹۰ء کو وفات پاگئی ہیں۔ مورخہ ۶ جون ۱۹۹۰ء کو بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی۔

○ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ زوجہ حضرت مولوی غلام علی صاحب راجیکی (رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) بروز بدھ ۳۰ مئی ۱۹۹۰ء بقضائے الٰہی ۹۸ سال کی عمر میں وفات پاگئی ہیں۔ موصوفہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کا جنازہ موضع سعد اللہ پور ضلع گجرات سے جمعرات ۳۱ مئی کو ربوہ لایا گیا۔ کثیر تعداد نے نمازِ جنازہ میں شمولیت اختیار کی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ حضرت مولانا غوث محمد صاحب (رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ کے پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں زندہ ہیں
احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

## اعلان ولادت

○ مکرم ریاض احمد صاحب (ربوہ) کی بیٹی شہزادی امتہ العظیم بشریٰ اہلیہ مکرم شیخ عبد الوحید صاحب کو بتاریخ یکم جون ۱۹۹۰ء جرمنی میں اللہ تعالیٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم شیخ عبد المجید صاحب راولپنڈی کا پوتا ہے۔
احباب اس بچے کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم عطاء الحق صاحب ولد جلال دین صاحب کارکن الفضل کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۹۰ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام آنسہ رکھا گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو صحت اور درازیٔ عمر سے نوازے۔

## اعلان نکاح

○ محترمہ نائیلہ جبیں صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد خان صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کا نکاح مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۹۰ء کو مکرم رحمت اللہ خاں صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیت الناصر ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم برکات احمد خاں صاحب ولد مکرم کرامت احمد خاں صاحب کے ہمراہ مبلغ اکتیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

نائیلہ جبیں صاحبہ اور برکات احمد صاحب دونوں چوہدری برکت علی خاں صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) سابق وکیل المال اول کے پوتی اور پوتا ہیں۔ احباب اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے باعثِ برکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

## انصار اللہ کے اعلانات

○ تمام انصار جائزہ لیں کہ ان کے گھر کے کتنے افراد نماز باترجمہ جانتے ہیں۔ اور جو افراد ترجمہ نماز نہ جانتے ہوں ان کو فوری طور پر ترجمہ نماز سکھانے کا انتظام کریں۔ اور اس ضمن میں کتابچہ نماز مترجم خرید کر گھر کے ہر فرد کو الگ الگ مہیا کریں۔ اور ترجمہ نہ جاننے والے افراد کو پابند کریں کہ ایک ماہ کے اندر اندر ترجمہ نماز سیکھ لیں۔
(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

○ مجلس انصار اللہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کی رسید بک ۱۱۴۰ گم ہوگئی ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ زعیم انصار اللہ چونڈہ مکرم محمد اکرام صاحب بٹ یا دفتر انصار اللہ مرکزیہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

○ مجلس انصار اللہ کی رسید بک ۳۵۰ جس کی ۶۰ سے زائد رسیدیں جاری ہوچکی ہیں حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں گم ہوگئی ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ مکرم محمد احمد صاحب ۱۹۱ اے ڈی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور فون ۴۴۴۹۳۴ یا دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ نیز اس رسید بک پر کوئی چندہ ادا نہ کیا جائے۔
(قائد مال مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

## پتہ درکار ہے

محترمہ رفیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب اپنے داماد کے پاس ۱۴/۴-H فیڈرل کیپٹل ایریا کراچی نمبر ۱۹ میں رہتی تھیں۔ اب ان کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی شخص کو ان کے بارہ میں علم ہو یا خود پڑھیں تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ سے رابطہ کریں۔

## نمایاں کامیابی

○ مکرم منظور احمد صاحب۔ العصر۔ ربوہ، کی نواسی عزیزہ نزہت لئیق نے امسال مڈل سٹینڈرڈ کے بورڈ کے امتحان میں گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں اول اور ضلع جھنگ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔
احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

## درخواست دعا

○ عزیز بشیر احمد ابن رانا لطف الرحمٰن خالد صاحب کو گرنے سے سر میں چوٹ آگئی ہے۔

○ مکرم طارق محمود صاحب سکنہ کرتو پنڈوری کا بیٹا عزیز رومان پیدائشی طور پر پولیو میں مبتلا ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان سب بیماروں کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

وہ جو توبہ کرینگے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کرے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

اور بہادر ایرانی ہمیشہ یاد کیا کریں گے۔ آپ بہشت زہرہ قبرستان میں جمع ہونے والے ایرانیوں سے خطاب کر رہے تھے۔ یہ قبرستان تہران کے جنوب میں واقع ہے۔ وہاں جمع ہونے والے تمام لوگوں نے سیاہ لباس پہن رکھے تھے ان میں سے بہت سے لوگ سینہ کوبی بھی کر رہے تھے۔ آیت اللہ روح اللہ خمینی کے ۱۹۷۹ء کے ایران کے انقلاب کو یاد کر کے لوگ رو رہے تھے۔

آیت اللہ علی خامنائی نے کہا کہ ہمارے دشمن خاص طور پر وہ دشمن جو ہمارے اسلامی انقلاب کے مخالف ہیں نے اس بات پر امید لگائی ہوئی ہے کہ ہم میں پھوٹ پڑ جائے اور ہماری حکومت کامیابیوں سے ہمکنار نہ ہو اور اس طرح ہم ایران کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا نہ کر سکیں انہوں نے ایرانی حکام کو تلقین کی کہ وہ پارلیمنٹ میں ایسے ریمارکس دینے سے گریز کریں۔ اور اسی طرح ریڈیو اور ٹیلیویژن پر بھی جس سے لوگوں میں آپس میں پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہو۔ علی خامنائی کی یہ تقریر ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ اس موقع پر بیرونی ممالک سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔ علی خامنائی نے ایرانیوں سے کہا کہ وہ صدر علی اکبر رفسنجانی کی حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں۔

ایران کی سرکاری نیوز ایجنسی نے ان لوگوں کا حوالہ دیتے ہوئے جنہوں نے اس برسی کے تمام انتظامات کئے تھے۔ کہا کہ تمام لوگ جو اس موقع پر بہشت زہرہ میں حاضر تھے ان کی تعداد ۸۰ لاکھ کے قریب تھی۔

---

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

جمع کرائیں۔ دیگیں اکٹھی ہونے پر بیت الاقصیٰ کے نیچے رکھوائی گئیں۔

ایک دفعہ امرتسر میں جلسہ کا پروگرام بنایا گیا جس میں قادیان، لاہور اور دوسرے علاقوں سے کثیر تعداد میں احمدیوں نے شرکت کی جلسے کے مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام آپ کے پاس ہی تھا۔ باہمی مشورہ کے بعد مہمانوں کو گول باغ میں ٹھہرایا گیا۔ دریاں بچھا کر بستر لگوائے گئے۔ امرتسر میں گنجے کے ہوٹل کا کھانا صاف اور معیاری ہونے کے باعث مشہور تھا۔ چنانچہ رات کا کھانا وہاں سے لایا گیا۔ مہمانوں کی کثیر تعداد کو دیکھتے ہوئے صبح کے ناشتے کا سامان بھی رات ہی کو تیار کرا لیا گیا۔ آپ کی نگرانی میں خدام ہوٹل سے کھانا بالٹیوں میں بھر بھر کر گول باغ پہنچاتے اور مہمانوں کی خدمت میں پیش کرتے۔ غرض بڑی خوبی سے سارے انتظامات کئے گئے۔

آپ کو جماعت احمدیہ سے والہانہ محبت تھی اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے آئمہ سے بے پناہ عشق۔ حضرت فضل عمر سے تو آپ کے خاص تعلقات تھے۔ اکثر حضرت فضل عمر آپ کو بلواتے اور مختلف نوعیت کے کام آپ کے سپرد فرماتے۔ ویسے بھی آپ کو خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے خاص لگاؤ تھا۔ جب بھی آپ حضرت فضل عمر کی خدمت میں حاضر ہوتے تو روحانیت اور نور اور رعب کی وجہ سے زیادہ بات نہ کر سکتے اور اکثر خاموش رہتے۔

ایک دفعہ آپ اپنے کارخانے میں کام کر رہے تھے کہ حضرت فضل عمر کی طرف سے بھیجا ہوا آدمی آپ کے پاس آیا اور کہا کہ حضور کار میں آپ کا انتظار فرما رہے ہیں۔ جہاں کام کر رہے تھے وہیں چھوڑ کر آپ حضور کے پاس پہنچے۔ حضور کی کار چارٹرڈ بینک کے قریب کھڑی تھی اور حضور اس میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے حضور کے لئے پانی وغیرہ منگوایا۔ پھر حضور نے آپ سے کوئی کام فرمایا اور روانہ ہو گئے۔

ایک دن آپ کام کر رہے تھے کہ سامنے کار آ کر کھڑی ہوئی۔ حضرت اماں جان کار میں تشریف فرما تھیں۔ آپ کسی کام سے تشریف لائی تھیں۔ حضرت اماں جان نے وہ کام آپ سے فرمایا اور واپس روانہ ہو گئیں۔ آپ کے ساتھ حضرت ام طاہر اور حضرت میر محمد اسماعیل صاحب بھی تشریف لائے تھے۔

امرتسر میں کشمیری دھوبی ایک خاص قسم کی چادر جسے دُھسّہ کہا جاتا تھا بہت اچھی ملیدہ کرتے (دھوتے) تھے حضرت فضل عمر نے ایک بہت قیمتی دُھسّہ آپ کو دھلوانے کے لئے بھیجا۔ آپ ہمیشہ خدمت کا موقعہ تلاش کرتے رہتے تھے چنانچہ آپ نے وہ دُھسّہ اور گھر کی ایک چادر کشمیری دھوبی کو ملیدہ کرنے کے لئے (دھونے کے لئے) دے دیں دھوبی کی نیت اتنا قیمتی دُھسّہ دیکھ کر بدل گئی۔ اس نے وہ دُھسّہ واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ روزانہ فجر کی نماز کے بعد دُھسّہ لینے دھوبی کے پاس جاتے لیکن وہ دُھسّہ دینے سے منکر تھا۔ آپ نے اس سے کہا میری چادر اپنے پاس رکھ لو لیکن وہ دُھسّہ کسی کی امانت ہے مجھے واپس کر دو۔ آخر کار بڑی محنت سے آپ نے اس سے دُھسّہ واپس لیا۔ حضرت فضل عمر کو جب آپ نے دُھسّہ واپس دیا تو کہا کہ حضور اگر یہ مبارک دُھسّہ خاکسار کو عنایت فرما دیں تو میں اسی قسم کا دوسرا خرید کر آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ حضور نے فرمایا اگر یہ کسی کی طرف سے تحفہ نہ ہوتا تو میں آپ کو ضرور دے دیتا۔

جب آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کی خبر ملی تو دوسرے احباب جماعت کی طرح آپ کو بہت صدمہ پہنچا۔ کیونکہ حضور کی وفات لاہور میں ہوئی تھی اس لئے آپ لاہور تشریف لے آئے اور جنازے کے ساتھ بذریعہ ریل بٹالہ آئے اور پھر جنازے کے ساتھ پیدل قادیان تک آئے۔

امرتسر میں آپ کی ہر کوئی بہت عزت کرتا تھا، اپنے تو اپنے ہندو سکھ اور عیسائی بھی آپ کی عزت کرتے تھے۔ تقسیم ملک کے وقت جب ہنگامے ہوئے تو آپ کے کارخانے کے قریب آگ لگا دی گئی۔ سارا بازار آگ کی لپیٹ میں آتا جا رہا تھا کسی نے آپ سے کہا کہ آپ کو کارخانے کے جلنے کی کوئی فکر نہیں۔ آپ نے اس وقت بڑے جوش سے فرمایا۔

"آگ ہماری غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی غلام ہے۔"

آخر کار یہ جماعت احمدیہ کا مخلص خادم تقسیم ملک کے چار ماہ بعد نومبر ۱۹۴۷ء کو مولائے حقیقی سے جا ملا۔ اپنی وفات کے دن آپ نے معمول کے مطابق سب کام کیا۔ اخبار الفضل کا مطالعہ بھی اس دن کیا لیکن شام کے وقت طبیعت خراب ہوئی اور ڈاکٹر کے پہنچنے سے پہلے ہی تقریباً رات آٹھ بجے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

آپ نے ۶۲ سال کی عمر پائی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو وصیت کے نظام میں داخل ہونے کی توفیق بخشی تھی۔ آپ کی وفات کے وقت ربوہ اور بہشتی مقبرہ کے لئے جگہ کا تعین نہیں ہوا تھا۔ اس لئے لاہور میں تدفین ہوئی۔ بعد میں یادگار کتبہ بہشتی مقبرہ میں قطعہ خاص کے جنوب کی طرف بالکل سامنے لگایا گیا۔

"خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را"

---

**یہ کافی نہیں کہ آپ نے الفضل کسی سے لے کر پڑھ لیا۔ آپ خود خریدیں اور پڑھیں۔**

---

# آپ کا خط ملا

مکرم حامد نعیم صاحب گلگشت کالونی ملتان سے لکھتے ہیں۔

امید ہے آپ بفضل تعالیٰ خیریت سے ہوں گے اور خدمت دینیہ انجام دے رہے ہوں گے۔ میں ملتان میں رہتا ہوں اور F.SC کا طالب علم ہوں اور باقاعدگی سے الفضل کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک بہت ہی مؤثر ذریعہ اصلاح و معلومات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس روزنامے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

مورخہ ۳ جون کا الفضل نظر سے گذرا۔ اس میں طلال ملک صاحب کا ایک مضمون TOEFL کے بارے میں بہت ہی قابل ستائش تھا۔ میری طرف سے صاحب مضمون کو مبارکباد پہنچا دیجئے۔ یہ ایک ایسا مضمون تھا جو کہ خاص طور پر STUDENTS کی دلچسپی کا حامل تھا۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس قسم کے معلوماتی مضامین کو الفضل میں وقتاً فوقتاً جگہ دیتے رہا کریں۔ بہت نوازش ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو دین کی کما حقہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

---

مکرم ظہور احمد صاحب واہ کینٹ لکھتے ہیں :-

الفضل مورخہ ۳۱ مئی میں مکرم و محترم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق کا مضمون بعنوان "ایک سائنسی واقعہ اور اس کی تشریح" پڑھ کر ایک ایسا ہی واقعہ یاد آ گیا۔

گزشتہ سال اگست میں کاغان جا رہے تھے۔ بالاکوٹ سے آگے اور کیوائی سے تھوڑا پہلے بظاہر ڈھلوان پر نیچے کی طرف جا رہے تھے کہ سڑک کے داہنے کنارے پانی الٹی جانب بہتا نظر آیا۔ ہمارے بائیں ہاتھ گہرائی میں دریا بہہ رہا تھا، اور دائیں ہاتھ ٹیلے اور پہاڑ تھے جن میں سے رس رس کر یہ پانی آ رہا تھا اور سڑک کے کنارے بنائی گئی کچی نالی میں بہہ رہا تھا، یہ نظارہ اس قدر دلچسپ اور حیرت انگیز تھا کہ کار روک لی گئی اور سب نے نیچے اتر کر مشاہدہ کیا۔

میرے نزدیک اس کی توجیہ اس طرح تھی کہ اگر کسی وسیع علاقہ کی زمین سطح سمندر کے حوالہ سے کسی خاص جانب ڈھلوان ہو اور سڑک بھی اسی کے مطابق ہو تو آپ کو ڈھلوان نظر نہیں آئیگی۔ بلکہ سڑک لیول دکھائی دے گی۔ اور اگر کسی مقام پر سڑک

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بقیہ: ص۱ سے آگے

نفس ہمارے ماحول کو دیکھتا ہے۔ ہمارا نفس کہتا ہے کہ بے شک خدا تعالیٰ نے ہمیں پردہ کی تعلیم دی ہے مگر ہم دوسروں کی طرح بے پردہ ہو کر اپنے زیوروں اور کپڑوں کی نمائش کیوں نہ کریں۔ یہ چھوٹا سا گناہ ہے اگر کر لیا تو کیا ہو جائے گا۔ لیکن یہ بھولنا نہ چاہیئے کہ ایک چھوٹا سا گناہ بھی انسان کو دوزخ میں لے جانے کے لئے کافی ہو جایا کرتا ہے۔ نفس کہتا ہے اپنے اموال سے خود فائدہ اٹھاؤ، خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی نہ دو۔ نفس کہتا ہے اپنے اوقات اپنے پر خرچ کرو اور ان سے خود ہی فائدہ اٹھاؤ، دین کے لئے وقت دینے کی کیا ضرورت ہے۔ نفس کہتا ہے کہ میرے بچوں کو دنیوی آرام و آسائش میسّر آجائے۔ میں ان کو خدا کے بتائے ہوئے طریقوں پر مشقتوں میں کیوں ڈالوں۔ غرض نفس ہزار قسم کے گمراہ راستے انسان کو دکھاتا ہے۔ نفس ہزارہا قسم کی گری ہوئی خواہشات جو اسے زمین کی طرف جھکا دیتی اور اللہ کی رحمت کے آسمانوں سے اُسے دُور کر دیتی ہیں اس میں پیدا کر دیتا ہے، ان میں سے ہر بات خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والی بن جاتی ہے یہ ڈر اور خوف کا مقام ہے۔"

(لجنہ اماء اللہ سے خطاب
۱۹ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

## بقیہ: ص۷ سے آگے

عمودی ڈھلوان سے ذرا کم پر ہو۔ تو وہ ہمیں اونچائی پر جاتی دکھائی دے گی۔ اس امر کا مشاہدہ پہاڑی اور نیم پہاڑی علاقوں میں عام ہے۔

یہ تو ایک سادہ سی توجیہہ ہے اس کے علاوہ کسی خاص مقام پر زیر زمین تیل یا کثیر مقدار میں معدنی ذخائر کی موجودگی کی وجہ سے کشش ثقل میں کمی بیشی بھی اس کا موجب ہو سکتی ہے۔

بہرحال کینیا میں تحقیق کے نتائج یقیناً نہایت دلچسپ ہوں گے اور محترم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب کی وساطت سے اگر قارئین الفضل تک پہنچ جائیں تو ازدیاد علم کا باعث ہوں گے۔


**جدید ترین۔ باسہولت۔ بہترین**

عزیز ایجیکیٹو رجسٹرڈ کی معیاری پیش کش

**ڈیپ ویل واٹر پمپ**

سکشن : ۵۰ فٹ ڈیلیوری : ۵۰ فٹ
۴/۳" × ۱" سے لے کر ۴" × ۵" گنجائش
کنواں کھودنے کی ضرورت نہیں۔ مکمل گارنٹی اور بعد از فروخت سروس، مکمل میٹریل، بورنگ اور تسلی بخش فٹنگ کی سہولت۔
خان سینیٹری ورکس، اقصیٰ روڈ، ربوہ فون ۹۱۲


# خبریں

## ملکی خبریں

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی بلوچستان میں ظفر اللہ جمالی کی زیر قیادت بننے والی حکومت کی تائید کرے گی۔ انہوں نے وفاقی وزراء کو متعلقہ جماعتوں سے رابطے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ وہ پنجاب میں مخلوط حکومت بنا کر پیپلز پارٹی کے نمائندوں کو وزارت میں شامل کرنے پر تیار ہیں۔

○ بی بی سی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے میاں نواز شریف نے سندھ میں سنگین صورت حال کی ذمہ داری پیپلز پارٹی پر عائد کی ہے

○ متحدہ علماء کونسل کے ایک جلسے میں جسکی صدارت جنرل ضیاء الحق کے وفاقی وزیر راجہ ظفر الحق نے کی علماء نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی سے شریعت بل کی منظوری کروانے کیلئے وفاقی حکومت نے مہم چلا رکھی ہے۔ یہ جلسہ لاہور میں الحمراء میں منعقد ہوا۔

○ آئی ایم ایف نے پاکستان کے بجٹ میں لگائے گئے ٹیکسوں اور دیگر اقدامات کی توثیق کر دی ہے۔ اور اشیائے صرف کی قیمتوں میں مزید اضافے کا مطالبہ کیا ہے

○ پنجاب اسمبلی کے رکن مخدوم الطاف نے کہا ہے کہ محمد خان جونیجو کو مسلم لیگ کی صدارت سے ہٹانے کی سازش تیار ہو چکی ہے۔

## غیر ملکی خبریں

○ نیویارک ٹائمز نے کہا ہے کہ سرینگر میں بھارت کے خلاف نفرت کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ جوں جوں بھارتی مظالم بڑھتے جا رہے ہیں کشمیریوں کی نفرت میں اسی نسبت سے اضافہ ہوتا جا رہا ہے تین تین چار چار سال کے بچوں کو گولی مار کر کہا جاتا ہے کہ یہ دہشت گرد تھے

○ بھارتی وزیر اعظم وی پی سنگھ نے کہا ہے کہ پاکستان کی فوجیں ابھی تک سرحدوں پر اسی جگہ تعینات ہیں جہاں حالات میں کشیدگی آتے ہی پہنچا دی گئی تھیں اور پاکستانی فوجیں اس مقام سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹیں۔

○ سوویت یونین نے کہا ہے کہ کشمیر میں عوام کی خواہشات معلوم کرنے کیلئے وہاں رائے شماری کروائی جائے۔

○ امریکہ برصغیر میں فوری جنگ کے خطرہ کا معاملہ سلامتی کونسل میں اٹھائے گا۔

○ ایران میں حزب اختلاف کے کئی ممتاز سیاستدان گرفتار کر لئے گئے۔ گرفتار ہونے والے سابق وزیر اعظم مہدی بازرگان کے ساتھی ہیں۔

پتہ


گھر بیٹھے انگلش بول چال سیکھنے کی آسان اور دلچسپ کتاب

**انگلش بولنا سیکھئے**

مُصنّف: مبارک احمد صدیقی شائع ہو گئی

۲۲۸ صفحات۔ قیمت /۲۵ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

منگوانے کا پتہ: مینیجر فیلکن کالج
۲۔ ظفر کالونی۔ سمن آباد۔ لاہور



**شفا میڈیکو میڈیکل سنٹر**

الٹرا ساؤنڈ

ایکسرے۔ ای سی جی اور کلینیکل لیبارٹری

لاہور کا سب سے پرانا طبی مرکز، موجودہ زمانے کے ساتھ ہم آہنگ، نتائج اور تشخیص بذریعہ کمپیوٹر

ہر طرح سے قابل اعتماد، بیماری میں تشخیص کے مراحل طے کرتے وقت ہماری ماڈرن اور کمپیوٹر کے ذریعہ تشخیص کرنے والی مشینوں کے نتائج سے بھرپور فائدہ اٹھائیے۔

نہایت قابل، تجربہ کار اور کہنہ مشق ڈاکٹر صاحبان رپورٹ مرتب کرتے ہیں۔ کمپنی اپنے کام کی پوری ذمہ داری قبول کرتی ہے

ایکسرے، ای سی جی اور کلینیکل لیبارٹری کی سروس مریض کے گھر پر بھی مہیا کی جاتی ہے

دام ہمیشہ کی طرح نہایت واجب، مریض کا احترام اور اس سے ہمدردی ہماری انتہائی مسرت ہے

شفا میڈیکو، چوک شفا میڈیکو، نزد میو ہسپتال۔ لاہور
فون ۶۳۶۹۳ - ۶۳۰۵۳ - ۲۲۳۴۶۲
ٹیلکس ۴۴۳۸۹ SHIFA PK. ٹیلی فیکس ۹۲،۴۲ ۲۲۸۵۹۶